۱۵۹۱
۲/۱۸

(۲)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

(۱) کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ جس سے زکوٰۃ کی رقم تعمیر وغیرہ پر لگائی جاسکے، تعمیر چاہے مدرسے کی ہو یا مسجد کی یا کسی شخص کی ذاتی رہائش کیلئے ہو؟

(۲) (الف) کیا یہ صورت جائز ہے کہ مستحق شخص صاحب نصاب کی ضمانت پر تعمیر وغیرہ کرواتا رہے پھر وہ صاحب نصاب اس کو مالک بنا کر زکوٰۃ دیدے اور وہ تعمیر وغیرہ کا خرچ اس سے ادا کر دے۔

(ب) یا مستحق شخص تعمیر کو کروادے یا تعمیر کا سامان خرید لے اور صاحب نصاب اسکی طرف سے قیمت ادا کر دے کیا یہ صورت جائز ہے

دار الافتاء

سائل: حافظ عکاشہ
پتہ: محمود آباد نمبر 6 گلی نمبر C-35
فون نمبر: 0334.3698727
0321-9266616

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامداًومصلیاً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ شرعاً زکوۃ کے مستحق وہ لوگ ہیں جو فقراء اور مساکین ہوں، لہٰذا زکوۃ کی رقم کو براہِ راست فقراء ومساکین کو مالک بناکر دینے کی کوشش کرنی چاہئے، البتہ مجبوری میں درج ذیل طریقہ اختیار کرنے کی گنجائش ہے کہ:

جس قدر رقم مدرسہ یا مسجد کی تعمیر کیلئے ضروری ہو، اس کے بقدر کسی غریب، مستحق زکوٰۃ شخص (جو کہ سید ہاشمی نہ ہو) سے کہاجائے کہ وہ کسی سے اپنے لئے قرض لیکر چندہ کے طور پر مدرسہ یا مسجد کی انتظامیہ کو دیدے اور اس شخص کا قرض ان شاءاللہ ادا ہو جائے گا، پھر جب یہ شخص اپنے لئے قرض لیکر مدرسہ یا مسجد کی انتظامیہ کو بطور چندہ دیدے تو انتظامیہ اتنی رقم زکوٰۃ یا صدقاتِ واجبہ کی مد سے اس شخص کو مالک اور قابض بناکر دیدے تاکہ وہ اپنا قرض ادا کرے، اس طرح مدرسہ یا مسجد کی تعمیر کاکام عطیہ کی رقم کے ذریعے ہو جائے گا اور زکوۃ کی رقم قرض کی ادائیگی میں صرف ہو جائے گی۔ (ماخذہ تبویب: ۵۳/۹۷۴)

**فی الفتاوی الهندية (۲/ ۴۷۳)**

وكذلك من عليه الزكاة لو أراد صرفها إلى بناء المسجد أو القنطرة لا يجوز، فإن أراد الحيلة فالحيلة أن يتصـــدق به المتولي على الفقراء، ثم الفقراء يدفعونه إلى المتولي ثم المتولي يصرف إلى ذلك، كذا في الذخيرة

(۲)۔۔۔اس میں پہلی صورت تو درست ہے لیکن دوسری صورت میں مستحق زکوۃ کو مالک بنائے بغیر براہِ راست دکاندار کو زکوۃ کی رقم دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔

**المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة – (۲ / ۴۹۵)**

قال القدوري في «كتابه»: ولا تجوز الزكاة إلا إذا قبضها الفقير أو بعضها من يجوز قبضه له بولايته عليه، كالأب والوصي يقبضان للمجنون والصبي.........فأما الفقير البالغ فلا يقع القبض له إلا بتوكيله؛ لأنه غير مولى عليه بخلاف الصـــبي والمجنون.........................................واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۲/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ

۲۰/مارچ/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ

۲۱/مارچ/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

۱۵/۷/۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner